ماہ رمضان - ماہ قرآن

مولانا سید محمد جابر جوراسی

ماہ رمضان وہ مبارک و مسعود مہینہ ہے جس میں ام الکتاب قرآن مجید کا بھی نزول ہوا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ ۔ ترجمہ: ہم نے اس قرآن کو ایک مبارک رات میں نازل کیا ہے۔[۱]

وہ مبارک رات کون سی ہے۔ اس کا اشارہ سورہ قدر میں اس طرح ہے:

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ ترجمہ: بے شک ہم نے اسے شب قدر میں نازل کیا ہے۔[۲]

ماہ صیام میں تلاوت قرآن مجید کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ ماہ صیام میں اہل اسلام اس کی تلاوت بھی کرتے ہیں اور قرآن کے موضوع پر مذاکرے بھی ہوتے ہیں جن میں فوائد قرآن مجید پیش کئے جاتے ہیں۔ پھر بھی اُمت مسلمہ ان فوائد سے استفادہ کرنے میں کافی حد تک قاصر رہتی ہے ورنہ مسلمانوں کی وہ حالت نہ ہوتی جو آج ہے۔ امام حسنؑ کا ارشاد گرامی ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا:

لَا فَاقَةَ لِعَبْدٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ۔ ترجمہ اُس شخص کو (کبھی) فاقہ نہیں ہوگا جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔[۳]

۱۔ سورہ دخان، آیت ۳

۲۔ سورہ قدر، آیت ۱

۳۔ کتاب فضائل القرآن ج۶، رقم ۲۹۹۵۴

قرآن مجید کی عظمت کے بارے میں امیر المؤمنین حضرت علیؑ کے متعدد قیمتی ارشادات موجود ہیں۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں:

فَالْقُرْآنُ آمِرٌ زَاجِرٌ وَ صَامِتٌ نَاطِقٌ، حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ، أَخَذَ عَلَيْهِ مِيثَاقَهُمْ وَ ارْتَهَنَ عَلَيْهِمْ أَنْفُسَهُمْ؛ أَتَمَّ نُورَهُ وَ أَكْمَلَ بِهِ دِينَهُ وَ قَبَضَ نَبِيَّهُ (صلی اللہ علیہ وآلہ) وَ قَدْ فَرَغَ إِلَى الْخَلْقِ مِنْ أَحْكَامِ الْهُدَى بِهِ؛ فَعَظِّمُوا مِنْهُ سُبْحَانَهُ مَا عَظَّمَ مِنْ نَفْسِهِ، فَإِنَّهُ لَمْ يُخْفِ عَنْكُمْ شَيْئاً مِنْ دِينِهِ وَ لَمْ يَتْرُكْ شَيْئاً رَضِيَهُ أَوْ كَرِهَهُ إِلَّا وَ جَعَلَ لَهُ عَلَماً بَادِياً وَ آيَةً مُحْكَمَةً تَزْجُرُ عَنْهُ أَوْ تَدْعُو إِلَيْهِ؛ فَرِضَاهُ فِيمَا بَقِيَ وَاحِدٌ وَ سَخَطُهُ فِيمَا بَقِيَ وَاحِدٌ. وَ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَرْضَى عَنْكُمْ بِشَيْءٍ سَخِطَهُ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَ لَنْ يَسْخَطَ عَلَيْكُمْ بِشَيْءٍ رَضِيَهُ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ؛ وَ إِنَّمَا تَسِيرُونَ فِي أَثَرٍ بَيِّنٍ وَ تَتَكَلَّمُونَ بِرَجْعِ قَوْلٍ قَدْ قَالَهُ الرِّجَالُ مِنْ قَبْلِكُمْ؛ قَدْ كَفَاكُمْ مَئُونَةَ دُنْيَاكُمْ وَ حَثَّكُمْ عَلَى الشُّكْرِ وَ افْتَرَضَ مِنْ أَلْسِنَتِكُمُ الذِّكْرَ۔

ترجمہ: قرآن (اچھائیوں کا) حکم دینے والا، برائیوں سے روکنے والا (بظاہر) خاموش اور (بباطن) گفتگو کرنے والا اور مخلوق پر حجت الٰہی ہے کہ جس پر (عمل کرنے کا) اس نے بندوں سے عہد و پیمان لیا ہے اور ان کے نفسوں کو اس کا پابند بنایا ہے۔ اس کے نور کو کامل اور اس کے ذریعہ سے دین کو مکمل فرمایا ہے اور نبیؐ کو اس حالت میں دنیا سے اٹھایا کہ وہ لوگوں کو ایسے احکام قرآن کی تبلیغ فرما چکے تھے جو ہدایت و کامیابی کا سبب ہیں لہٰذا اللہ سبحانہ کو ایسی بزرگی و عظمت کے ساتھ یاد کرو جیسی اپنی بزرگی خود اس نے بیان کی ہے کیوں کہ اس نے اپنے دین کی کوئی بات تم سے راز میں نہیں رکھی اور کسی شے کو خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند بغیر کسی واضح علامت اور محکم نشان کے نہیں چھوڑا۔

جو ناپسند امور سے روکے اور پسندیدہ باتوں کی طرف بلائے۔ (ان کے احکام کے متعلق) اس کی خوشنودی و ناراضگی کا معیار زمانہ آئندہ میں بھی ایک ہی رہے گا۔[۱]

امیر المؤمنینؑ کا قرآن مجید سے متعلق ایک ارشاد گرامی یہ بھی ہے کہ :

وَاعْلَمُوا أَنَّ هذَا الْقُرْانَ هُوَ النّاصِحُ الَّذِی لا یَغُشُّ، وَالْهادِی الَّذِی لا یُضِلُّ، والْمُحَدِّثُ الَّذِي لَا یَكْذِبُ، وما جَالَسَ هَذَا الْقُرْآنَ أَحَدٌ إِلَّا قَامَ عَنْه بِزِیَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ، زِیَادَةٍ فِي هُدًی أَوْ نُقْصَانٍ مِنْ عَمًی۔ اعْلَمُوا أَنَّه لَیْسَ عَلَی أَحَدٍ بَعْدَ الْقُرْآنِ مِنْ فَاقَةٍ، ولا لأَحَدٍ قَبْلَ الْقُرْآنِ مِنْ غِنًی۔

ترجمہ : یاد رکھو کہ یہ قرآن ایسا نصیحت کرنے والا ہے جو فریب نہیں دیتا اور ایسا ہدایت کرنے والا ہے جو گمراہ نہیں کرتا اور ایسا بیان کرنے والا ہے جو جھوٹ نہیں بولتا ۔ جو بھی اس قرآن کا ہم نشیں ہوا وہ ہدایت کو بڑھا کر اور گمراہی و ضلالت کو گھٹا کر اس سے الگ ہوا۔ جان لو کہ کسی کو قرآن کے بعد کسی اور لائحہ عمل کی ضرورت نہیں رہتی اور نہ کوئی قرآن سے کچھ سیکھنے سے پہلے اس سے بے نیاز ہو سکتا ہے۔[۲]

ماہ صیام شہادت حضرت امیر المؤمنینؑ کا مہینہ بھی ہے لہٰذا قرآن مجید کے بارے میں آپ کا ایک اور ارشاد گرامی نقل کر دینا مناسب ہو گا:

وَ تَعَلَّمُوا اَلْقُرْآنَ فَإِنَّهُ رَبِیعُ الْقُلُوبِ وَ اِسْتَشْفُوا بِنُورِهِ فَإِنَّهُ شِفَاءُ اَلصُّدُورِ وَ أَحْسِنُوا تِلاَوَتَهُ فَإِنَّهُ أَنْفَعُ اَلْقِصَصِ فَإِنَّ اَلْعَالِمَ اَلْعَامِلَ بِغَیْرِ عِلْمِهِ كَالْجَاهِلِ اَلْحَائِرِ اَلَّذِي لاَ یَسْتَفِیقُ مِنْ جَهْلِهِ بَلِ اَلْحُجَّةُ عَلَیْهِ أَعْظَمُ وَ اَلْحَسْرَةُ لَهُ أَلْزَمُ وَ هُوَ عِنْدَ اَللَّهِ أَلْوَمُ۔

۱۔ نہج البلاغہ ، خطبہ ۱۸۱
۲۔ نہج البلاغہ ، خطبہ ۱۷۴

ترجمہ: اور قرآن کا علم حاصل کرو، کہ وہ بہترین کلام ہے۔ اور اس میں غور و فکر کرو کہ یہ دلوں کی بہار ہے اور اس کے نور سے شفا حاصل کرو کہ سینوں (کے اندر چھپی ہوئی بیماریوں) کے لئے شفا ہے اور اس کی خوبی کے ساتھ تلاوت کرو کہ اس کے واقعات سب واقعات سے زیادہ فائدہ رساں ہیں۔ وہ عالم جو اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا اس سرگرداں جاہل کے مانند ہے جو جہالت کی سرمستیوں سے ہوش میں نہیں آتا بلکہ اس پر (اللہ کی) حجت زیادہ ہے۔ اور حسرت و افسوس اس کے لئے لازم و ضروری ہے اور اللہ کے نزدیک وہ زیادہ قابل ملامت ہے۔[۱]

شہزادی کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے دربار خلافت میں خطبہ فدک کے درمیان قرآن مجید کے سلسلے میں یہ ارشاد فرمایا:

وكتابُ اللّهِ النّاطِقُ وَ الْقُرْانُ الصّادِقُ، و النُّورُ السّاطِعُ وَ الضِّياءُ اللاّمِعُ، بَيِّنَةٌ بَصائِرُهُ، مُنْكَشِفَةٌ سَرائِرُهُ، مُنْجَلِيَةٌ ظَواهِرُهُ، مُغْتَبِطَةٌ بِهِ اَشْياعُهُ، قائِداً اِلَى الرِّضْوانِ اِتِّباعُهُ، مُؤَدٍّ اِلَى النَّجاةِ اسْتِماعُهُ. بِهِ تُنالُ حُجَجُ اللّهِ الْمُنَوَّرَةُ، وَ عَزائِمُهُ الْمُفَسَّرَةُ، وَ مَحارِمُهُ الْمُحَذَّرَةُ، وَ بَيِّناتُهُ الْجالِيَةُ، وَ بَراهينُهُ الْكافِيَةُ، وَ فَضائِلُهُ الْمَنْدُوبَةُ، وَ رُخَصُهُ الْمَوْهُوبَةُ، وَ شَرائِعُهُ الْمَكْتُوبَةُ۔

ترجمہ: اللہ کی کتاب ناطق ہے اور قرآنِ صادق ہے۔ قرآن وہ چھلکتا ہوا نور ہے جو اپنی روشنی بکھیر رہا ہے۔ اس کی بصیرت کے امور واضح اور اس کے اسرار و رموز منکشف اور آشکار ہیں۔ اس کے ظاہر ہویدا اور جلی ہیں، اس کا اتباع کرنے والے قابل رشک ہیں۔ اس کی پیروی رضائے خدا تک پہنچانے والی ہے اور اس کو توجہ سے سننا نجات کے ساحل تک پہنچا دیتا ہے۔

۱۔ نہج البلاغہ، خطبہ ۱۱۰

اس قرآن کے ذریعہ خدا کی منور حجتیں حاصل کی جاتی ہیں، اس میں بیان کئے ہوئے واجبات کا علم ہوتا ہے، ان محرمات کی اطلاع ہوتی ہے جن سے خوف دلایا گیا ہے۔ اس سے واضح دلائل اور براہین کافیہ اور ایسے مستحب فضائل معلوم ہوتے ہیں جن کی طرف رغبت دلائی گئی ہے اور ان مباح باتوں کا پتہ چلتا ہے جنہیں خدا نے بندوں کیلئے حلال کیا ہے اور اس سے خدا کی مقرر کردہ باتوں کا پتہ چلتا ہے۔[۱]

قرآن کی عظمت و افادیت کے پیش نظر جناب فاطمہ (س) نے حضرت علیؑ سے یہ وصیت فرمائی تھی:

وَ اجْلِسْ عِنْدَ رَأْسِی قَبالَةَ وَجْهِی فَأَكْثِرْ مِنَ التِلاوَةِ وَالدُّعَاءِ فَإِنَّها ساعَةٌ يَحْتاجُ الْمَيِّتُ فِيها اِلی اُنْسِ الاَحْياءِ۔

ترجمہ: میری قبر کے سرہانے بیٹھ کر زیادہ سے زیادہ تلاوت قرآن مجید اور دعا فرماتے رہئے گا اس لئے کہ یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ جب میت کو زندہ سے زیادہ انسیت کی حاجت ہوتی ہے۔[۲]

حدیث ثقلین میں حضرت خاتم الانبیاءؐ ارشاد فرماتے ہیں:

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ اَلثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اَللَّهِ وَ عِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي وَ إِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ اَلْحَوْضَ۔

ترجمہ: میں تمہارے درمیان دو وزن (دو چیزیں) چھوڑے جارہا ہوں ایک اللہ کی کتاب دوسرے میری عترت جو میرے اہل بیتؑ ہیں۔ میرے بعد جب تک ان دونوں سے تمسک رکھو گے ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر پہنچ جائیں۔[۳]

۱۔ خطبہ فدک، بحار الانوار، محمد باقر مجلسی؛ ابن طیفور، بلاغات النساء

۲۔ محمد باقر مجلسی، بحار الانوار، ج ۷۹، ص ۲۷

۳۔ ابن حجاج، مسلم، صحیح مسلم، جلد ۲، ص ۲۷۵

حدیث ثقلین ان احادیث میں سے ہے جسے تواتر کا درجہ حاصل ہے اور کچھ اختلاف الفاظ کے ساتھ متعدد کتابوں میں موجود ہے۔

راہ کوفہ و شام میں امام حسینؑ کے سر اقدس نے نوک نیزہ پر تلاوت قرآن مجید فرما کر یہ ثابت کر دیا کہ اس قولِ پیغمبرؐ سے قطعاً اختلاف کی گنجائش نہیں ہے کہ إِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ اَلْحَوْضَ یہ دونوں (قرآن و عترت) ہرگز ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچ جائیں۔

اس سلسلے کی روایتیں برادران اہل سنت کے مآخذ میں بھی موجود ہیں:

عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَنَا وَاللهِ رَأَيْتُ رَأْسَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ حُمِلَ وَأَنَا بِدِمَشْقٍ وَبَيْنَ يَدَيِ الرَّأْسِ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ حَتَّى بَلَغَ قَوْلَهُ تَعَالَى: (أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا) قَالَ فَأَنْطَقَ اللهُ الرَّأْسَ بِلِسَانٍ ذَرِبٍ فَقَالَ أَعْجَبُ مِنْ أَصْحَابِ الْكَهْفِ قَتْلِيٌّ وَحَمْلِيٌّ۔

ترجمہ: منہال بن عمرو سے روایت ہے کہ اس نے کہا: خدا کی قسم میں نے حسینؑ بن علیؑ کے سر کو نیزے پر دیکھا ہے اور میں اس وقت دمشق میں تھا۔ وہ سر سورہ کہف کی تلاوت کر رہا تھا حتی کہ باری تعالیٰ کے اس فرمان پر پہنچا: أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا۔ وہ کہتا ہے کہ اس آیت کے فوراً بعد سر نے واضح اور بلیغ زبان میں کہا کہ اصحاب کہف سے زیادہ عجیب میرا قتل ہونا اور میرے سر کو نیزے پر اٹھانا ہے۔[1]

۱۔ ابن عساکر، تاریخ مدینہ و دمشق، ۶۰: ۳۷۰؛ ابن منظور المصری، مختصر تاریخ دمشق، ۳: ۳۶۲؛ صلاح الدین الصفدی، الوافی بالوفیات، ۱۵: ۲۰۵، ؛ جلال الدین السیوطی، الخصائص الکبری، ا: ۲۱۶، ؛ جلال الدین السیوطی، شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، ا: ۲۱۰، ؛ الصالحہ الشامی، سبل الہدی والرشاد

سلمہ ابن کہیل سے مروی ہے:

رَأَيْتُ رَأْسَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى الْقَنَا وَهُوَ يَقُولُ (فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)۔

ترجمہ: میں نے حسین ابن علی کے سر کو نیزے پر دیکھا ہے وہ یہ آیت پڑھ رہا تھا (فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمِ)[1]

لہٰذا پیروان دینِ اسلام اور عاشقان رسول اکرمؐ کو ان دونوں (یعنی قرآن و عترت) سے وابستہ رہنا چاہئے۔ اس میں اگر کہیں بھی کوتاہی ہو تو یہ تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ہے۔ اہل بیت اطہار علیہم السلام سے عقیدت رکھنے والوں کے لئے روا نہیں ہے کہ وہ تمسکِ قرآن میں کوئی کوتاہی کریں اور قرآن مجید سے انس رکھنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اہل بیت اطہار علیہم السلام کی مودّت و اتباع کی ضرورت سے غافل نہ ہوں ورنہ ضلالت و گمراہی مقدر بن جائے گی۔

یہ جو دورِ حاضر میں دنیا کی دوسری بڑی آبادی ہونے کے باوجود امت مسلمہ دربدر ہے اس کی بنیادی وجہ قرآن و اہل بیتؑ سے اس کے تمسک میں کمی ہے۔ قرآن مجید قانون کی کتاب ہے اور اہل بیت اطہار علیہم السلام نمونۂ عمل اور من و عن روشِ پیغمبرؐ پر چلنے والے ہیں۔ جو اہل بیتؑ کی مدح سرائی تو کرے لیکن قرآن سے غافل ہو وہ یقیناً اہلِ تقصیر میں ہے۔ اسی طرح قرآن کی تلاوت تو کر رہا ہو اور تعلیمات قرآن کی روشنی میں مراتبِ اہل بیت اطہارؑ سے ناآشنا ہو تو یقیناً وہ حقِ تلاوت نہیں ادا کر رہا ہے۔

یقیناً قرآن و اہل بیتؑ ارشاد نبویؐ کی روشنی میں امت مسلمہ کے رہنما ہیں اور ان سے روگردانی ضلالت و گمراہی کا سبب ہے۔ اگر بغور جائزہ لیا جائے تو قرآن مجید میں فضائل اہل بیتؑ کا ایک وافر ذخیرہ موجود ہے۔ مثل سورہ دہر، آیۂ مودت، آیۂ تطہیر، آیۂ ولایت، اور آیۂ مباہلہ وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح اہل بیت اطہار علیہم السلام نے ہمیشہ قرآن مجید کو اہمیت و ترجیح دی ہے اور اس کے فضائل بیان کئے ہیں۔

۱۔ ابن عساکر، تاریخ مدینہ ودمشق، ۲۲، ۱۱۷ :۱۱ ۷۶؛ عبد الرؤوف المناوی، فیض القدیر، شرح الجامع الصغیر، ۱: ۲۰۵

امام زین العابدینؑ ارشاد فرماتے ہیں:

لَو مَاتَ من بَین المَشْرقِ وَالْمَغْرِبِ لَمَا اَسْتَوْحَشْتُ بَعْدُ أَنْ یَکُونَ الْقُرآنُ مَعِی۔

ترجمہ: اگر تمام دنیا قبرستان میں تبدیل ہو جائے اور میرے پاس قرآن ہو تو مجھے تنہائی سے وحشت نہ ہوگی[۱]۔

قرآن مجید وہ کلام الٰہی ہے کہ جن گھروں میں اس کی تلاوت ہوتی ہے وہ بقعۂ نور بن جاتے ہیں۔ ارشاد نبی اکرمؐ ہے:

نَوِّرُوا بُیُوتَکُمْ بِتِلَاوَةِ الْقُرآنِ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُوراً ، فَاِنَّ الْبَیتَ اِذَا کَثُرَ فِیهِ تِلاوةُ الْقُرآنِ کَثُرَ خَیْرُه وَ اُمتِیعَ اهلُه وَ اَضَاءَ لِاَهْلِ السَّماءِ کَمَا تُضِیءُ نجومُ السَّماءِ لِاَهْلِ الدُّنْیا۔

ترجمہ: اپنے اپنے گھروں کو تلاوت قرآن سے منور کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔ جن گھروں میں کثرت سے تلاوت قرآن ہوتی ہے وہاں خیر و برکت بھی زیادہ ہوتی ہے اور اہل خانہ کو فائدے بھی پہنچتے ہیں ایسے گھر آسمان والوں کے لئے اسی طرح جگمگاتے رہتے ہیں جس طرح زمین والوں کے لئے آسمانی ستارے جھلملاتے رہے ہیں۔[۲]

۱۔ صحیح بخاری، صفحہ ۳۷۲۹

۲۔ اصول کافی، ج ۲، ص ۶۱۵، باب فضل القرآن، ح ۱۳

منابع و مآخذ

قرآن مجید

نہج البلاغہ

- ابن حجاج، مسلم، **صحیح مسلم**، تحقیق: محمد فواد عبدالباقی، بیروت
- ابن ضریس، محمد بن ایوب، **فضائل القرآن**، تحقیق: عروۃ بدیر، دمشق، ۱۴۰۸ق
- ابن عساکر، **تاریخ مدینہ ودمشق**، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۵ق
- ابن منظور المصری، **مختصر تاریخ دمشق**، دار الفکر، بیروت
- ابوالفضل احمد بن ابی طاہر ابن طیفور، **بلاغات النساء**، مطبعۃ مدرسۃ والدۃ عباس الأول، قاہرہ، ۱۹۰۸م
- بخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح بخاری**، دار احیاء التراث العرب، بیروت
- جلال الدین السیوطی، **الخصائص الکبری**، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
- جلال الدین السیوطی، **شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور**، دار المعرفۃ، بیروت
- الصالحہ الشامی، **سبل الھدی والرشاد**، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
- صلاح الدین الصفدی، **الوافی بالوفیات**، دار إحیاء التراث، بیروت
- عبدالرؤوف المناوی، **فیض القدیر، شرح الجامع الصغیر**، المکتبۃ التجاریۃ الکبری، قاہرہ
- کلینی، محمد بن یعقوب، **الکافی**، تصحیح: علی اکبر غفاری، دار الکتب الاسلامیہ، تہران، ۱۳۶۳ش
- محمد باقر مجلسی، **بحار الانوار**، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۹۸۳م